



## سوال

سوال: میں ایک ایسے ملک میں پھٹیاں گزارنے اور اپنی فیملی سے ملنے گیا تھا جہاں ایبولا وائرس پھیلا ہوا ہے، مجھے وہاں جاتے ہوئے یہ علم تھا کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے وہاں سے باہر نکلنا یا وہاں داخل ہونا جائز نہیں ہے، لیکن میں نے وہاں جانے سے پھر بھی گریز نہیں کیا؛ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہاں سے باہر آتے ہوئے مسافروں کا طبی معائنہ کر کے یہ تسلی کر لی جاتی ہے کہ متعلقہ مسافر اس بیماری سے متاثرین میں شامل نہیں ہے۔ میری پھٹیاں ختم ہونے کے ساتھ ہی میرے مینیجر کی جانب سے دباؤ ہے کہ میں ملازمت پر واپس آ جاؤں، حالانکہ ابھی تک یہ مرض پھیلا ہوا ہے، ہمارے علاقے میں ابھی تک اس پر قابو نہیں پایا گیا، تو کیا ایسی صورت میں میرے لیے اس علاقے سے باہر جانا جائز ہے؟ یا میں ملازمت پر نہ جاؤں اور اس مرض پر مکمل قابو پائے جانے کا اعلان ہونے تک یہیں پر انتظار کروں؟

## جواب

### جواب کا خلاصہ

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ: اپنی ملازمت کیلئے اس علاقے سے باہر نکلنا علمائے کرام کی متفقہ رائے کے مطابق جائز ہے؛ کیونکہ یہ وبا سے خوف زدہ ہو کر باہر نکلنے میں شمار نہیں ہوگا، بلکہ وہاں سے آپ اپنی ملازمت کیلئے باہر نکلیں گے۔

### جواب کا متن

الحمد للہ

اول:

"ایبولا" ایک وائرس کی وجہ سے پھیلنے والی بڑی بیماری ہے جو کہ بخار کی ایک قسم [Hemorrhagic fever] میں مبتلا کر دیتی ہے، اس وائرس سے متاثرہ شخص بخار کی پانچ میں سے کسی ایک قسم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اس وائرس سے متاثر ہونے والوں کی 25 تا 90 فیصد اموات واقع ہو جاتی ہیں، اموات کی شرح میں کمی یا اضافہ وائرس کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔

اس بیماری کی کچھ علامات یہ ہیں: تیز بخار، سردی، جسم میں درد، قے، ہتھکڑ، جلدی سوزش، آنکھوں، کانوں، ناک، پانچانے کے رستے سے خون بہنا، نازک اعضا کا سوج جانا۔

ایبولا کا لفظ عوامی جمہوریہ کانگو کے علاقے یا مہوکو میں اس بیماری کی شناخت ہونے کے بعد علاقے کے قریب ترین دریا ایبولا کی نسبت سے اس بیماری پر بولا گیا ہے۔

ایبولا وائرس بسا اوقات انسان میں جانوروں سے اور کبھی انسانوں سے بھی منتقل ہوتا ہے، جانوروں سے منتقل ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایبولا سے متاثر جانور کو جسم لگے یا اس کے جسم سے خارج ہونے والے فضلہ یا سیال مادہ جسم پر لگ جائے تو یہ بیماری منتقل ہونے کا عین خدشہ ہوتا ہے۔

اسی طرح جو لوگ ایبولا وائرس کا شکار ہونے والے جانوروں کے ساتھ رہتے ہیں جیسے کہ چمگاڈر، چیمپنزی، گوریل، بندر اور ہرن وغیرہ۔



جبکہ انسان سے انسان میں اس مرض کی منتقلی متاثرہ مریض کے خون، بول و براز، منی، اور مردہ جسم کو ہاتھ لگانے سے بھی منتقل ہو جاتے ہیں۔

اس مرض کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اس ربط کا وزٹ کریں :

<http://goo.gl/GVLS2R>

دوم :

ایسی احادیث موجود ہیں جس میں ایک مسلمان کو ایسی جگہ جانے سے منع کیا گیا ہے جہاں پر طاعون پھیل چکا ہو، اسی طرح ایسی جگہ سے باہر نکلنے کے بارے میں بھی ممانعت کی گئی ہے۔

بخاری: (5739) اور مسلم: (2219) میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (جب بھی کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر جس علاقے میں تم موجود ہو وہاں پر طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے ڈر کر باہر مت بھاگو)

اسی طرح بخاری: (3473) اور مسلم: (2218) میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (طاعون ایک عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل یا تم سے پہلے کسی اور قوم پر نازل کیا گیا: چنانچہ جب بھی کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر جس علاقے میں تم موجود ہو وہاں پر طاعون پھوٹ پڑے تو وہاں سے ڈر کر باہر مت بھاگو)

"طاعون" کیا ہے؟ اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایک مخصوص بیماری ہے جو کہ علمائے کرام اور اطباء کے ہاں معروف ہے، جبکہ ایک موقف کے مطابق اس سے کوئی بھی وبائی مرض مراد ہے جس کی وجہ سے اموات واقع ہوتی ہیں۔

ان احادیث میں طاعون زدہ یا وبائی خطے سے باہر نکلنے کی صرف اسی شخص کو ممانعت کی گئی ہے جو اس بیماری سے ڈر کر بھاگے، لیکن تعلیم، تجارت، یا ملازمت وغیرہ پر مشتمل کسی اور مقصد سے متاثرہ علاقہ چھوڑ کر باہر نکلنا اس ممانعت میں شامل نہیں ہے۔

بیماری سے ڈر کر باہر جانے اور کسی دوسرے مقصد سے باہر نکلنے کے درمیان فرق بہت سے علمائے کرام نے بیان کیا ہے بلکہ کچھ علمائے کرام نے اس فرق پر علمائے کرام کو مستحق بھی قرار دیا ہے۔

نووی رحمہ اللہ "شرح صحیح مسلم" میں کہتے ہیں :

"طاعون کی بیماری میں جسم پر پھوڑنے نکلنے ہیں۔۔۔"

جبکہ وبا کے بارے میں خلیل وغیرہ کا کہنا ہے کہ یہ بھی طاعون ہی ہے، جبکہ کچھ نے کوئی بھی وبائی مرض اس میں شامل قرار دیا ہے۔

تاہم صحیح بات وہی ہے جو محقق علمائے کرام نے کی ہے کہ: وبا سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی خطے کے لوگ غیر معتاد صورت میں ایک ہی بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو اسے واپس لیتے ہیں، لیکن اگر معتاد انداز میں یا مختلف بیماریوں میں ایک ہی خطے کے لوگ بیمار ہوں تو یہ واپس نہیں کہلائے گی۔۔۔

اس حدیث میں طاعون زدہ علاقے میں آنے سے ممانعت کی گئی ہے، اسی طرح طاعون سے ڈر کر طاعون زدہ علاقے سے بھاگنے کی بھی ممانعت ہے۔

البتہ طاعون زدہ علاقے سے کسی اور سبب کی بنا پر نکلنا پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔

بلکہ علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر طاعون زدہ علاقے سے نکلنے کا سبب طاعون کا خوف نہ ہو بلکہ کوئی اور ضرورت ہو تو پھر وہاں سے باہر نکلنا درست ہے، اور اس کی دلیل صریح احادیث میں موجود ہے۔ "انتہی



اسی طرح ابن عبد البر رحمہ اللہ "التہمید" (21/183) میں لکھتے ہیں :

"اس حدیث میں طاعون کی جگہ سے باہر نکلنے کی اجازت ہے بشرطیکہ کہ اس علاقے سے باہر جانے کا سبب طاعون کا خوف نہ ہو بلکہ کوئی ضرورت یا معمول کا سفر ہو" انتہی

اسی طرح ابن مفلح رحمہ اللہ "الآداب الشرعية" (3/367) میں لکھتے ہیں :

"اور اگر کسی علاقے میں طاعون کی بیماری پھوٹ پڑے اور تم اس علاقے سے باہر ہو تو وہاں مت جاؤ، اور اگر اسی علاقے میں ہو تو وہاں سے باہر مت نکلو؛ کیونکہ اس بارے میں مشہور صحیح حدیث یہی تعلیمات دیتی ہے، چنانچہ اہل علم کے ہاں اگر اس علاقے میں جانے یا وہاں سے باہر نکلنے کا سبب طاعون کا ڈر اور خوف ہو تو حرام ہے لیکن اگر وہاں سے باہر نکلنے یا وہاں جانے کا سبب کوئی اور ہو تو حرام نہیں ہے" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "شرح ریاض الصالحین" (6/569) میں لکھتے ہیں :

"طاعون جان لیوا بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ اس کے بارے میں کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ وبائی امراض میں سے کوئی خاص بیماری ہے جس میں انسانی جسم پر پھوڑے اور پھنسیاں نکلتی ہیں۔۔۔ جب کہ کچھ اہل علم کا یہ بھی کہنا ہے کہ طاعون کسی بھی وبائی مرض کو کہتے ہیں جو کہ بہت جلدی پھیل جائے جیسے کہ ہیضہ کی بیماری ہے، طاعون کا یہ دوسرا مضموم زیادہ بہتر محسوس ہوتا ہے؛ کیونکہ اگر لفظی اعتبار سے طاعون میں شامل نہ ہو لیکن معنوی اعتبار سے طاعون میں شامل ہوگا۔

چنانچہ اگر کسی بھی علاقے میں کوئی بھی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہو تو انسان کو اس علاقے میں نہیں جانا چاہیے اور اگر جہاں وہ رہ رہا ہو وہیں پر کوئی وبائی مرض پھوٹ پڑے تو اس مرض سے ڈرتے ہوئے وہاں سے باہر مت جاؤ۔

اگر کوئی انسان کسی بھی وبائی علاقے سے باہر اس بیماری سے ڈرتے ہوئے نہیں نکلتا بلکہ وہ یہاں کسی کام سے آیا تھا اور اب وہ واپس اپنے علاقے میں جانا چاہتا ہے تو ایسے شخص کے واپس جانے میں کوئی حرج نہیں ہے" انتہی

اسی طرح شیخ ابن عثیمین "الشرح الممتع" (111-1/110) میں لکھتے ہیں :

"اگر کسی علاقے میں طاعون پھوٹ پڑے تو کیا وہاں سے انسان باہر جاسکتا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (طاعون سے ڈرتے ہوئے وہاں۔ یعنی جہاں طاعون پھوٹ چکا ہے۔ سے باہر مت نکلو)

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر آنے سے اس وقت روکا ہے جب طاعون سے ڈرتے ہوئے انسان باہر آئے، لیکن اگر کوئی شخص کسی علاقے میں کسی بھی کام یا تجارت کی غرض سے گیا اور وہاں وہ کام یا تجارت مکمل ہو چکی ہے اب وہ اپنے علاقے میں واپس آنا چاہتا ہے تو ہم اسے یہ نہیں کہیں گے تمہارے لیے اپنے علاقے میں جانا حرام ہے، بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ: آپ اپنے گھر جاسکتے ہیں" انتہی

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کو "فتح الباری" (10/1990) میں مزید تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ طاعون زدہ علاقے سے باہر آنے والے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں :

1- ایک شخص کا وہاں سے باہر جانے کا مقصد ہی طاعون سے بھاگنا ہے تو یہ شخص یقینی طور پر ممانعت میں شامل ہے۔

2- ایک شخص کا باہر جانے کا مقصد طاعون سے بھاگنا نہیں ہے بلکہ تجارت وغیرہ ہے تو وہ ممانعت میں شامل نہیں ہے، اسی قسم کے بارے میں نووی رحمہ اللہ نے اتفاق نقل کیا ہے کہ سب کے ہاں ایسا شخص باہر جاسکتا ہے۔

3- انسان کسی کام کی غرض سے باہر نکلے اور ساتھ میں طاعون سے بچاؤ بھی شامل کر لے تو اس شخص کے بارے میں علمائے کرام کی مختلف آرا ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس

